# سعید حوی کا تصورِ نظم قرآن

## الاساس فی التفسیر کے حوالے سے

محی الدین غازی

سعید حوی کی شخصیت عالم عرب میں معروف ہے، ان کا پورا نام سعید بن محمد دیب بن محمود حوی النعیمی ہے، تاریخ پیدائش ستمبر ۱۹۳۵ء جب کہ جائے پیدائش شام کا شہر حماہ ہے، سعودی عرب اور شام میں تدریس سے وابستہ رہے، ان کا شمار اخوان المسلمون کے سرکردہ چند افراد میں ہوتا ہے۔ شام میں عملاً اخوان کی قیادت کی جب کہ عالمی سطح پر تحریک اسلامی کو فکری اور روحانی تربیت کا سامان فراہم کرنے میں ان کا غیر معمولی رول رہا۔ اسلامی دستور کے مطالبہ میں شامل ہونے کے جرم میں پانچ سال شام کے جیل میں رہے۔ ان کی اہم کتابوں میں الأساس فی التفسیر (۱۱ جلدوں میں)، الأساس فی السنة (۱۴ جلدوں میں) اس کے علاوہ سلسلة التربية والتزكية، سلسلة الأصول الثلاثة اور سلسلة فقه الدعوة والعمل الاسلامی ہیں۔ مارچ ۱۹۸۹ء میں وفات ہوئی۔

کیا نظم قرآن کی تلاش میں نکلنے والے مختلف راہوں پر نکل سکتے ہیں، سعید حوی کی تفسیر (الأساس فی التفسیر) اس سوال کو تقویت فراہم کرتی ہے، نظم قرآن کی دریافت کے سلسلے میں سعید حوی کا تجربہ منفرد نوعیت کا حامل ہے، ان کی کھوج پر کسی بھی دوسری کوشش کی چھاپ بالکل نظر نہیں آتی، اس کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ اس باب میں لکھی گئیں اہم تحریریں خاص طور سے بیسویں صدی کے آغاز میں کیا گیا علامہ فراہی کا

انقلابی تجربہ ان تک نہیں پہونچ سکا۔ ذیل کی سطور میں ان کے تصور نظم کا مختصر تعارف پیش کیا جائے گا۔

الأساس فی التفسیر گیارہ جلدوں پر مشتمل ضخیم کتاب ہے اس کا پہلا ایڈیشن زیر نظر ہے جو دار السلام سے شائع ہوا اس تفسیر کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ جیل کی تنہائی میں لکھی گئی۔ سعید حوی اس تفسیر کی سب سے نمایاں خصوصیت اس کے تصور نظر قرآن کو بتاتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں: اس تفسیر کی سب سے پہلی خصوصیت اور شاید اس کا اہم ترین امتیاز یہ ہے کہ میرے علم کے مطابق یہ کتاب پہلی مرتبہ قرآنی وحدت کے موضوع پر نیا نظریہ پیش کرتی ہے، اس موضوع پر بہت سے لوگوں نے کوششیں کیں، کتابیں لکھیں اور بہت کچھ دریافت کیا، لیکن ان کی بیش تر توجہ اس پر رہی کہ ایک سورہ کے اندر آیتوں کا باہمی تعلق کیا ہے؟ یا یہ کہ کسی سورہ کا اختتام گذشتہ سورہ کے آغاز سے کیا مناسبت رکھتا ہے؟۔ جہاں تک میں جانتا ہوں وہ اس سے آگے نہیں بڑھ سکے، یہ بھی ملحوظ رہے کہ اول الذکر کا احاطہ اور پورے قرآن کی مکمل تفسیر میں اس کا اہتمام بھی خال خال ہی کسی نے کیا ہے اور وہ بھی اس ہمہ گیر نظریہ کی روشنی میں نہیں جو قرآنی وحدت کی کنجیوں کا خزانہ ہے۔

نظم قرآن کے اس ہمہ گیر تصور کا خیال انھیں کیسے ہوا؟ وہ خود لکھتے ہیں: مجھ پر بچپن سے اللہ کا فضل رہا کہ میں آیتوں اور سورتوں کے تعلق سے وابستہ اسرار پر بہت سوچا کرتا تھا، کمسنی میں ہی میرے دل میں سورہ بقرہ اور اس کے بعد کی سات سورتوں کے باہمی نظم کی ایک کلید نقش ہوگئی۔

میں نے نوٹ کیا کہ سورہ بقرہ کی ابتدائی آیتیں (الــــــم) سے شروع ہوکر (وأولئک هم المفلحون) پر ختم ہوتی ہیں، جب کہ سورہ آل عمران (الم) سے شروع ہوتی ہے اور (لعلکم تفلحون) پر ختم ہوتی ہے۔ میں نے غور کیا سورہ آل عمران سورہ بقرہ کی آبتدائی آیتوں کی تفصیل ہے۔

پھر میں نے دیکھا کہ سورہ بقرہ کے مقدمہ کے بعد یہ آیت آتی ہے: (یَا أَیُّهَا

النَّاسُ اعْبُدُواْ رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ )، جب کہ سورہ نساء جو سورہ آل عمران کے بعد ہے (يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ ) سے شروع ہوتی ہے، تو کیا سورہ نساء، سورہ بقرہ کی ان آیتوں کی تفصیل ہے جو اس کے مقابل میں آئی ہیں۔

مزید برآں سورہ بقرہ کی کچھ آیتوں کے بعد ایک آیت آتی ہے (وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِيْنَ. الَّذِيْنَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِن بَعْدِ مِيْثَاقِهِ ) جب کہ ادھر سورہ نساء کے بعد سورہ مائدہ ( يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ أَوْفُواْ بِالْعُقُودِ ) سے شروع ہو رہی ہے تو کیا سورہ مائدہ سورہ بقرہ کی کچھ چیزوں کی تفصیل ہے۔

پھر میں نے دیکھا کہ سورہ بقرہ میں ایک آیت آ رہی ہے (هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُم مَّا فِيْ الأَرْضِ جَمِيْعاً ) اور سورہ انعام اسی مفہوم کی تفصیل بیان کر رہی ہے، اسی لیے (وھو) سے اس کی آیتوں کا بار بار آغاز ہوتا ہے بلکہ اس کی آخری آیت ہی ہے (وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلاَئِفَ الأَرْضِ ) اس کا تعلق سورہ بقرہ کی مذکورہ آیت سے بالکل عیاں ہے۔

مزید غور کرنے پر معلوم ہوا کہ سورہ بقرہ میں اس آیت کے بعد آدم کا قصہ ہے جو اس پر ختم ہوتا ہے (فَمَن تَبِعَ هُدَايَ فَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ ) ادھر سورہ اعراف کی دوسری آیت ہے (اتبعوا ما أنزل اليكم من ربكم ) مزید یہ کہ آدم کا قصہ اس سورہ کے آغاز میں ہی مذکور ہے تو کیا سورہ اعراف کا سورہ بقرہ کے مقابل آیتوں سے کوئی خاص تعلق ہے۔

پھر سورہ بقرہ میں متعدد آیتوں کے بعد وہ آیت آتی ہے جس سے قتال فرض کیا گیا (كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ ) اور اس کے فوراً بعد قتال سے متعلق ایک سوال پر مشتمل آیت آتی ہے (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ) جب کہ ادھر سورۂ انفال اور سورہ براءۃ کا موضوع ایک ہے اور وہ قتال ہے، اور دونوں (یسألونک) سے شروع ہوتی ہیں گویا دونوں قتال سے متعلق مسائل کی توضیح ہیں۔

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ سورہ بقرہ کے بعد جو سات سورتیں آئی ہیں ایک خاص تسلسل سے آئی ہیں اور وہ تسلسل سورہ بقرہ کے مضامین کے تسلسل سے عین مطابقت رکھتا ہے، مزید یہ کہ ہر سورہ کا محور سورہ بقرہ میں موجود ہے۔

سعید حوی کے بقول یہ کمسنی کی دریافت تھی۔ لیکن یہ نقش اتنا گہرا تھا کہ آگے کی تمام تر کھوج پر اثر انداز رہا اور جو رخ اس کمسنی میں ملا آخر تک وہی رخ رہا۔

نظریہ کا آغاز اس سے ہوا تھا کہ سورہ بقرہ کے بعد آنے والی سات سورتیں سورہ بقرہ کے مضامین کی ترتیب کے مطابق آئی ہیں اور ہر سورہ کا محور سورہ بقرہ کی ایک یا ایک سے زائد کچھ آیتیں ہیں۔ نظریہ کی تکمیل کچھ اس طرح ہوئی کہ قرآن مجید کی جملہ سورتیں چوبیس گروپوں میں تقسیم ہیں اور ہر گروپ کا محور سورہ بقرہ کی ایک یا ایک سے زائد کچھ آیتیں ہیں اور ہر گروپ کی سورتوں کا تسلسل سورہ بقرہ کے مضامین کے تسلسل کے مطابق ہے۔ ہر گروپ کا آغاز سورہ بقرہ کے آغاز کی کسی آیت کے مضمون سے ہوتا ہے اور اختتام کسی بعد کی آیت کے مضمون پر ہوتا ہے۔

چوبیس گروپوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(مئین)

گروپ نمبر ۱: یونس تا ابراہیم
گروپ نمبر ۲: الحجر تا مریم
گروپ نمبر ۳: طٰہٰ تا القصص

(مثانی)

گروپ نمبر ۱: العنکبوت تا یٰس
گروپ نمبر ۲: صافات تا ص
گروپ نمبر ۳: الزمر تا حم السجدہ
گروپ نمبر ۴: شوریٰ تا الدخان
گروپ نمبر ۵: الجاثیہ تا ق

(مفصل)

| | | | |
|---|---|---|---|
| گروپ نمبر ۱: | الذاریات | تا | الواقعہ |
| گروپ نمبر ۲: | الحدید | تا | المجادلۃ |
| گروپ نمبر ۳: | الحشر | تا | الممتحنہ |
| گروپ نمبر ۴: | الصّف | تا | المنافقون |
| گروپ نمبر ۵: | التغابن | تا | القلم |
| گروپ نمبر ۶: | الحاقہ | تا | مدثر |
| گروپ نمبر ۷: | القیامہ | تا | الانسان |
| گروپ نمبر ۸: | المرسلات | تا | النبأ |
| گروپ نمبر ۹: | النازعات | تا | الانفطار |
| گروپ نمبر ۱۰: | المطففین | تا | الانشقاق |
| گروپ نمبر ۱۱: | البروج | تا | الغاشیہ |
| گروپ نمبر ۱۲: | الفجر | تا | الشرح |
| گروپ نمبر ۱۳: | التین | تا | الزلزال |
| گروپ نمبر ۱۴: | العادیات | تا | التکاثر |
| گروپ نمبر ۱۵: | العصر | تا | الناس |

گوکہ یہ بات اپنے آپ میں عجیب ہی لگتی ہے کہ قرآن مجید کی تمام سورتوں کا مرجع ومحور سورہ بقرہ کو بنادیا جائے، مگر سعید حوی نے جس قدر محنت اور ذہن سوزی سے اس کو ثابت کیا ہے وہ قابل داد ہے۔

مثانی سے موسوم سورتوں کا پہلا گروپ سعید حوی کے مطابق عنکبوت سے شروع ہوکر یٰسین پر ختم ہوتا ہے۔ اس گروپ کی تمہید میں لکھتے ہیں: یہ گروپ ہر گروپ کی طرح سورہ بقرہ کی تفصیل کرتا ہے، اس کی پہلی چار سورتیں سورہ بقرہ کے مقدمہ کی تفصیل کرتی ہیں، جس طرح سورہ آل عمران (الم) سے شروع ہوتی ہے اور سورہ بقرہ کی تفصیل کرتی

ہے اسی طرح یہ چار سورتیں بھی (الم) سے شروع ہوتی ہیں اور سورہ بقرہ کے مقدمہ کی تفصیل ہیں، پھر سورہ احزاب ہے جو اس حصہ کی تنہا تفصیل کرتی ہے جس کی تفصیل سورہ نساءاور سورۂ مائدہ نے کی ہے یعنی (يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُواْ رَبَّكُمُ) سے (أُولَـئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ) تک مگر نئے انداز سے۔ پھر سورہ سبا اور سورہ فاطر اس آیت کی تفصیل کرتی ہیں جس کی سورہ انعام کر چکی ہے یعنی:

(كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنتُمْ أَمْوَاتاً فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ. هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُم مَّا فِيْ الأَرْضِ جَمِيْعاً ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاء فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ) (بقرہ/۱۲۸-۱۲۹)

سورہ سبا خاص طور سے پہلی آیت کی اور سورہ فاطر خاص طور سے دوسری آیت کی تفصیل کرتی ہے اور دونوں آیتوں کی تفصیل میں دونوں ایک دوسرے کی تکمیل کرتی ہیں، مگر ایک نئے انداز سے۔ پھر سورہ یٰس آ کر سورہ بقرہ کی گہرائیوں میں سے ایک آیت کی تفصیل کرتی ہے (تِلْكَ آيَاتُ اللّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ) اس آیت کی تفصیل (طاسین) والی سورتیں کر چکی ہیں مگر اس کا انداز نیا ہے۔

یہاں ہم کو اس راز سے بھی آگاہی ہو جاتی ہے کہ اس گروپ کو مثانی کیوں کہا گیا، دراصل اس گروپ کی ہر سورت کسی ایسے مفہوم کی تفصیل کرتی ہے جس کی تفصیل اس سے پہلے ہو چکی تھی، جیسے سورہ بقرہ کے مقدمہ کی تفصیل ہو چکی تھی اور یہاں اس کی دوبارہ تفصیل آ گئی۔

سورہ احزاب پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں: سورہ احزاب میں سب سے پہلے یہ نکتہ سامنے آتا ہے کہ (يـاأيها النبی) اور (يـا أيها الذين آمنوا) یہ دونوں خطاب باری باری آتے ہیں، البتہ سورہ کے اختتام پر (يـا أيهـا الذين آمنوا) دو مرتبہ آ گیا ہے، ایک بار تو اپنی باری کے مطابق اور دوسری بار سورہ کے آغاز کے مقابل میں کیوں کہ سورہ (ياأيها الـنبی) کے خطاب سے شروع ہوئی ہے۔ (آگے وہ سورہ کی آیتوں کی گروپ بندی اسی

لحاظ سے کرتے ہوئے سورہ کو دس ٹکڑوں میں بانٹتے ہیں گویا ہر خطاب سے آیتوں کا ایک گروپ شروع ہوتا ہے)۔

اس کے بعد وہ یہ واضح کرتے ہیں کہ سورہ احزاب کس طرح سورہ نساء اور سورہ مائدہ سے مشابہت رکھتی ہے کیوں کہ ان کے مطابق اس سورہ کا محور سورہ بقرہ کا وہ حصہ ہے جو ان دونوں سورتوں کا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: تم اس میں سورہ نساء اور مائدہ دونوں کے خدو خال پاؤ گے۔ سورۂ نساء شروع ہوتی ہے (يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ) سے جب کہ سورہ احزاب شروع ہوتی ہے (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ) سے اور جس طرح سورہ نساء اپنے پہلے حصہ میں خاندانی امور پر گفتگو کرتی ہے اسی طرح سورہ احزاب کا پہلا حصہ بھی۔

پھر آپ سورہ مائدہ میں یہ آیت دیکھیں گے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اذْكُرُواْ نِعْمَتَ اللّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَن يَبْسُطُواْ إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ ۔ (المائدہ/۱۱)

وہیں سورہ احزاب کا دوسرا گروپ یہاں سے شروع ہوتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحاً وَجُنُوداً لَّمْ تَرَوْهَا ۔ (الاحزاب/۹)

سورہ سبا کے محور پر ان کی گفتگو ملاحظہ ہو: سورہ مائدہ کے بعد سورہ انعام (الحمد للہ) سے شروع ہوتی ہے اسی طرح یہاں سورہ احزاب کے بعد دو سورتیں سبا اور فاطر بھی (الحمد للہ) سے شروع ہوتی ہیں، یہیں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دونوں سورتیں مل کر سورہ انعام کے محور کی تفصیل کر رہی ہیں جو سورہ بقرہ میں ہے یعنی:

(كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنتُمْ أَمْوَاتاً فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ. هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الأَرْضِ جَمِيعاً ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاء فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ) (بقرہ/۱۲۸-۱۲۹)

سورتوں کے مذکورہ گروپ متعین کرنے میں سعید حوی کے پیش نظر کس قدر

متنوع اسباب رہے اور اس بارے میں فیصلہ کن چیز کیا ہوتی تھی اس کا اندازہ حسب ذیل مثالوں سے ہوسکتا ہے:

مفصل سورتوں کے چھٹے گروپ پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں: مجھے اس گروپ کی ابتدا وانتہا اور سورتوں کی تعداد متعین کرنے میں بہت تردد رہا، میرے دل میں یہ بات پہلے سے بیٹھی ہوئی تھی کہ اس گروپ کی شروعات سورہ حاقہ سے ہوتی ہے، مگر میں نے دیکھا کہ سورہ حاقہ اور سورہ واقعہ میں مضمون اور خاتمہ کے انداز میں غیر معمولی مشابہت ہے، دونوں سورتیں (فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ) پر ختم ہوتی ہیں۔ مضمون بھی بڑی حد تک مماثل ہے، اور یہ تو ہم دیکھ ہی چکے ہیں کہ سورہ واقعہ گروپ کی آخری سورہ تھی نہ کہ پہلی سورہ، طویل غور وفکر کے بعد میں نے اسی کو ترجیح دی کہ سورہ حاقہ سے اس گروپ کا آغاز ہوتا ہے، یہ بات ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ آخری فیصلہ بہر حال مفاہیم کو سامنے رکھ کر ہوگا اور مفاہیم یہاں اسی نتیجہ پر پہونچاتے ہیں۔

مفصل سورتوں کے چودہویں گروپ کے بارے میں جو سورہ عادیات، قیامہ اور تکاثر پر مشتمل ہے لکھتے ہیں: اس کے آغاز کا پتہ ہم کو اس سے ہوا کہ اس کی پہلی سورہ قسم سے شروع ہوتی ہے اور یہ علامت جیسا کہ ہم نے ہر جگہ دیکھا یہی بتاتی ہے۔ پھر ہم کو اس گروپ کے خاتمہ کا بھی اسی سے اندازہ ہوا کہ آگے سورہ عصر ہے جو قسم سے شروع ہورہی ہے۔

مئین کے تیسرے گروپ پر ان کی گفتگو اس طرح ہے: یہ بات دیکھی جاسکتی ہے کہ یہ مجموعہ ایسی سورہ سے شروع ہوتا ہے جو طٰہٰ سے شروع ہوتی ہے اور ان تین سورتوں پر مکمل ہوتا ہے جو طسم اور طس اور طسم سے بالترتیب شروع ہوتی ہیں۔ حرف ط کا گروپ کی پہلی سورہ کے آغاز میں پایا جانا اور اس کی آخری سورتوں کے آغاز میں بھی پایا جانا اور اس کے بعد پھر کسی سورہ کے آغاز میں نہ آنا یہ اشارہ دیتا ہے کہ یہ سورتیں ایک گروپ بنتی ہیں ... پھر اس گروپ کے بعد چار سورتیں آرہی ہیں اور چاروں (الم) سے شروع ہوتی ہیں وہی حروف جن سے سورہ بقرہ شروع ہوئی تھی اس سے اور قوی اشارہ ملتا ہے اس گروپ

کے بعد نیا گروپ ہے۔

مذکورہ گفتگو کے فوراً بعد لکھتے ہیں:

وكما قلنا من قبل: فانه ليس أمامنا في هذا النوع من الكلام الا معالم يستأنس بها، والا انسجام المعاني مع ما نذكره دون تكلف۔

ان کی گذارش قارئین سے یہ ہے:

اني لأتمنى لاخواني المسلمين ألا يتسرعوا في الحكم على هذا الاتجاه الذى اتجهته الا بعد أن يقرؤا التفسير كله و أظن أن أشدهم انكارا علي سيكون أكثرهم حماسا لما ذهبت اليه۔

جو رخ میں نے اختیار کیا ہے اس کے بارے میں فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کریں مگر پہلے پوری تفسیر پڑھ لیں مجھے یقین ہے کہ جو میرا سب سے شدید ناقد ہے وہ سب سے زیادہ جذباتی مؤید بن جائے گا۔ میں خطا سے پاکی کا دعویدار نہیں ہوں مگر اللہ کا فضل بے پناہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ پوری تفسیر میں نظم قرآن سے شغف رکھنے والوں کے لیے دلچسپی کا بہت سامان ہے۔

☆☆☆